باب۔۳۸

مظالم

[هَــٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ، (هود:۱۸)]

[وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا، (طٰہٰ:۱۱۱)]

[وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا، (النساء:۳۰)]

حدیث۲۲۷۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ جب مومنین دوزخ سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیے جائیں گے۔ اور اُن ظلموں کا بدلہ لیا جائے گا جو انھوں نے دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ کیے تھے، یہاں تک کہ وہ پاک صاف ہو جائیں گے۔ پھر انھیں جنت میں داخلے کی اجازت دے دی جائے گی۔ جنت میں ان کا مکان، دنیا کے مکان سے بہتر ہو گا۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث۲۲۷۹: میں ابن عمرؓ کے ساتھ ان کا ہاتھ پکڑے جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے آیا اور کہا کہ تم نے "النّجوی" (یعنی نجات) سے متعلق نبی مکرمؐ سے کس طرح سنا ہے؟ ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ۔۔۔ "اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپائے گا۔ پھر فرمائے گا کہ کیا تمھیں فلاں فلاں گناہ یاد ہیں۔؟ وہ کہے گا، ہاں اور یہاں تک کہ وہ اپنے تمام گناہوں کا اقرار کر لے گا۔ مومن اپنے دل میں سوچے گا کہ وہ تو اب تباہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمھارے گناہوں کی پردہ پوشی کی تھی اور آج میں انھیں معاف بھی کیے دیتا ہوں۔ اور اس کے بعد اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دی جائے گی۔ (جب کہ) کافر اور منافق (مومنین کے) خلاف گواہی دیں گے۔ (سورہ ھود کی آیت ۱۸ کے مطابق) یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار پر بھی جھوٹ باندھا تھا۔ سن لو کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ان ہی ظالموں پر ہے"۔ راوی: صفوان بن محرز مازنی۔

حدیث ۲۲۸۰: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ 'مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو ظالم کے حوالے کرے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اور جو شخص، مسلمان سے اس کی مصیبت دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مصیبتیں دور کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ قیامت کے دن اس کے عیوب کی پردہ پوشی کرے گا۔

راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۲۸۱، ۲۲۸۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ "اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو"۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ظالم کی کس طرح مدد کریں۔ آپؐ نے فرمایا کہ "اس کا ہاتھ پکڑ لو" (یعنی اس کو ظلم سے روکو)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۲۸۳: رسول اکرمؐ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا ہے۔ ۱) مریض کی عیادت، ۲) جنازے کے پیچھے چلنا، ۳) چھینکنے والے کا جواب دینا، ۴) مبارکباد کا شکریہ ادا کرنا، ۵) مظلوم کی مدد کرنا، ۶) دعوت قبول کرنا، اور ۷) قسم پوری کرنا۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۲۲۸۴: ارشادِ نبویؐ ہے "ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کے مختلف حصے ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں"۔ اس (بات کو سمجھنے) کے لیے آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ ملا کر بتایا۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۲۲۸۵: نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے "ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا"۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۲۸۶: آنحضرتؐ نے معاذؓ کو یمن روانہ کرنے کے موقع پر فرمایا، "مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیوں کہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۲۸۷: اللہ کے رسولؐ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر ظلم کیا تو وہ اسے آج ہی معاف کرالے، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جب کہ (اس کے پاس) نہ دینار ہوں گے نہ درہم۔۔۔ اگر اس کے پاس عملِ صالح ہوگا تو وہ اس کے ظلم کے اعتبار سے اس سے لے لیا جائے گا۔ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس کے حساب میں ڈال دی جائیں گی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۲۸۸: جب خاوند اپنی بیوی سے دور رہنا چاہے (یعنی طلاق دینا چاہے) تو عورت کہتی ہے کہ میں نے تجھ کو اپنا حق معاف کر دیا۔ حضرتہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسی کے لیے سورۃ النساء کی آیت ۱۲۸ نازل ہوئی۔ (آیت ہے)، وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ، (یعنی اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی جانب سے زیادتی یا بے رغبتی کا خوف رکھتی ہو تو دونوں پر کوئی حرج نہیں کہ وہ آپس میں کسی مناسب بات پر صلح کر لیں)۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۲۲۸۹: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی (یا دودھ) کا ایک پیالہ لایا گیا۔ اس میں سے آپؐ نے تھوڑا سا پانی پیا۔ آپؐ کے دائیں جانب ایک کمسن لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں جانب کچھ معمر لوگ بیٹھے تھے۔ آپؐ بچے سے مخاطب ہوئے، "اے بچے! کیا تو یہ اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پانی (پہلے) بوڑھوں کو دے دوں"۔ اس نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپ کا جھوٹا لینے کے لیے اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہ دوں گا۔ چناں چہ وہ پیالہ اس بچے کو ہی دے دیا گیا۔ راوی: سہل بن سعد ساعدیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۹۸)۔

حدیث ۲۲۹۰ تا ۲۲۹۲: فرمان نبیؐ ہے کہ جس شخص نے کسی کی بالشت بھر بھی زمین ظلماً چھین لی یا ناحق قبضہ کر لیا تو قیامت کے دن اس کو (بدلے میں) سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

راویان: سعید بن زیدؓ، ابو سلمہؓ، حضرتہ عائشہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۲۹۳: ابن عمرؓ کا کہنا ہے کہ آنحضرتؐ نے "اقران" (یعنی دو کھجوریں ملا کر کھانے) سے منع فرمایا ہے۔ مگر یہ کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی اجازت دے۔ راوی: جبلہؓ۔

حدیث ۲۲۹۴: ابو شعیب انصاریؓ نے حضورؐ اور ان کے چار ساتھیوں کی دعوت کی۔ جب آپؐ اِس دعوت کے لیے نکلے تو ایک آدمی اور ساتھ ہو گیا۔ چناں چہ ابو شعیبؓ کے گھر پہنچنے پر آپؐ نے پہلے ابو شعیبؓ سے پوچھ لیا کہ میرے ساتھ ایک آدمی اور آ گیا ہے کیا تمھیں یہ منظور ہے؟ انھوں نے کہا، جی ہاں۔ راوی: ابو مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۵۳)۔

حدیث ۲۲۹۵: ارشادِ نبیؐ ہے "اللہ کو سب سے ناپسند وہ شخص ہے جو بہت جھگڑالو ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۲۹۶: نبی مکرمؐ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑے کی آواز سنی۔ آپؐ باہر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ میں تو محض ایک انسان ہوں، (لوگ) میرے پاس اپنا مقدمہ

لاتے ہیں۔ ممکن ہے تم میں سے ایک، اپنا معاملہ اپنی بلاغت کے سبب زیادہ بہتر پیش کر دیتا ہو، تو میں اسے سچا جان کر اس کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں۔ (لیکن) یہ ایک آگ کا ٹکڑا ہے جسے وہ لے لے یا اسے چھوڑ دے۔ راوی: حضرتہ ام سلمہؓ۔

حدیث ۲۲۹۷: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس شخص میں چار باتیں ہوں گی یا اِن میں سے کوئی خصلت ہو گی، وہ منافق ہو گا۔ وہ، ۱) گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، ۲) وعدے کرے تو اس کے خلاف کرے، ۳) معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے، ۴) اور جب جھگڑا کرے تو بد زبانی کرے۔ راوی: مسروق عبد اللہ بن عمروؓ۔

حدیث ۲۲۹۸: ہند بنت عتبہؓ حضورؐ کی خدمت میں پہنچیں اور عرض کیا کہ (میرے شوہر) ابو سفیان بہت بخیل آدمی ہیں۔ اگر ان کا مال لے کر میں بچوں کو کھلاؤں تو کیا اس میں کوئی ہرج ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اگر تُو انھیں دستور کے مطابق کھلائے تو پھر کوئی ہرج نہیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۷۲)۔

حدیث ۲۲۹۹: ہم نے نبی معظمؐ سے عرض کیا کہ آپؐ ہمیں دوسرے مقامات پر بھیجتے ہیں لیکن وہ لوگ ہماری ٹھیک طرح سے دیکھ بھال نہیں کرتے۔ اس بارے میں آپؐ کیا فرمائیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا، اگر وہ مناسب مہمانداری کریں تو ٹھیک، ورنہ ان سے اپنے مہمان ہونے کا حق وصول کرو۔ راوی: عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث ۲۳۰۰: جب اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا تو سب انصار "سقیفہ بن ساعدہ" میں جمع ہوئے۔ اس موقع پر میں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ ہمیں انصار کے پاس جانا چاہیے۔ چناں چہ ہم سب مل کر (بنی ساعدہ کے سائبان) سقیفہ بن ساعدہ پہنچے۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث ۲۳۰۱: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، "کوئی اپنے پڑوسی کو دیوار میں کیل ٹھونکنے سے نہ روکے"۔ پھر وہ ہم سے کہتے کہ میں تم لوگوں کو اس حدیث کا خلاف کرتے ہوئے پاتا ہوں۔ (لہٰذا) بخدا! میں تم لوگوں کو یہ بات مستقل بتاتا رہوں گا۔ راوی: اعرجؒ۔

حدیث ۲۳۰۲: میں ابو طلحہؓ کے پاس کام کرتا تھا اور لوگوں کو شراب پلایا کرتا تھا۔ اُن دنوں کھجور سے شراب بنائی جاتی تھی۔ جب ابو طلحہؓ نے رسول معظمؐ کا یہ حکم سنا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ "باہر جا اور اس شراب کو لے جا کر بہا دے"۔ چناں چہ میں نے ایسے ہی کیا۔ اُس دن مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ بعض لوگوں

نے کہا کہ کچھ لوگ قتل کر دیے گئے ہیں اور ان کے پیٹ میں شراب تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا، [یعنی ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کیے، کوئی گناہ نہیں جو کچھ وہ پہلے کھا چکے، (المائدہ: ۹۳)]۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۳۰۳: ارشاد نبویؐ ہے کہ تم راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ اور اگر تم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے عرض کیا، راستے کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، "نگاہیں نیچی رکھنا، ایذا رسانی نہ کرنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا"۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۲۳۰۴: (پیاسے کتے کو پانی پلانے سے متعلق آنحضورؐ کی حکایت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۰۸۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۰۵: ایک بار نبی اکرمؐ مدینہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا، "کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں تمھارے گھروں کے اندر فتنوں کو پانی کی طرح بہتا دیکھ رہا ہوں"؟ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۲۳۰۶: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): عبد اللہ بن عباسؓ نے آیت، إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا، [یعنی اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو تمھارے لیے بہتر ہے کیوں کہ تم دونوں کے دل نامناسب طرف جھک گئے ہیں، (التحریم: ۴)]، کے بارے میں حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ یہ کون سی ازواج مطہرات ہیں؟ انھوں نے کہا کہ یہ عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔ پھر انھوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ اپنی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ آنحضرتؐ کو عائشہؓ بہت محبوب ہیں اور پھر ان کو تنبیہ کی کہ انھیں چاہیے کہ وہ حضورؐ کو کسی طور ناراض نہ کریں۔۔۔ لیکن اچانک ایک دن ایک شور اٹھا کہ آنحضرتؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمرؓ گھبرائے ہوئے حضرت حفصہؓ کے پاس پہنچے اور اس بات کی ان سے تصدیق چاہی۔ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں آپ خود آنحضورؐ سے مل کر پوچھ لیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے نبی اکرمؐ سے براہ راست مل کر اس افواہ کی تصدیق چاہی۔ آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے طلاق نہیں دی، البتہ ان پر مجھے بہت غصہ ہے اور میں نے ان سے ایک ماہ تک دور رہنے کا عہد کیا ہے۔

اس دوران یہ آیت نازل ہوئی،یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا، [یعنی اے نبیؐ اپنی ازواج سے فرمادیں کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت و آرائش کی خواہشمند ہو تو آؤ میں تمھیں مال و متاع دے دوں اور تمھیں حسن سلوک کے ساتھ رخصت کر دوں، (الاحزاب:۲۸)۔ چناں چہ آپؐ نے پہلے حضرتہ عائشہؓ سے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں کہا، "میں تو اللہ اور اس کے رسول اور دارِ آخرت کو پسند کرتی ہوں"۔ اِس کے بعد حضورؐ نے اپنی تمام ازواج سے پوچھا تو سب نے بالکل یہی جواب دیا۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۲۳۰۷: رسول اکرمؐ نے اپنی بیویوں سے ناراض ہو کر ایک ماہ تک ان سے نہ ملنے کی قسم کھالی اور بالاخانے میں جا کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمرؓ پہنچے اور دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے طلاق نہیں دی، البتہ ان پر مجھے بہت غصہ ہے اور میں نے ان سے ایک ماہ تک دور رہنے کا ایلا (یعنی عہد) کیا ہے۔ یوں ۲۹ دن (یعنی ایک ماہ) تک رکے رہے۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۹ اور اوپر کی حدیث ۲۳۰۶)۔

حدیث ۲۳۰۸: آنحضورؐ کے مسجد پہنچنے کے بعد میں نے یہ اطلاع دی کہ میں نے آپؐ کے اونٹ کو سڑک کے کنارے باندھ دیا ہے۔ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو اونٹ کو دیکھ کر فرمایا یہ اونٹ اور اس کی قیمت، دونوں تمھارے ہیں۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۲۸)۔

حدیث ۲۳۰۹: میں نے دیکھا کہ حضورؐ ایک کُوڑے کے ڈھیر پر پہنچے اور وہاں پر آپؐ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ راوی: حذیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۲ تا ۲۲۴)۔

حدیث ۲۳۱۰: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ " ایک بار ایک شخص کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک کانٹے دار شاخ ملی۔ اس نے اس کو اٹھالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس بات کی قدر کی اور اسے بخش دیا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۱۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب کہیں زمین سے متعلق کوئی جھگڑا کر رہا ہو تو ایسے راستے کو چھوڑ دو اور اس جگہ سے سات گز دور سے گذرو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۱۲: آنحضرتؐ نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ کرنے (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹنے) سے منع فرمایا ہے۔ راوی: عبداللہ بن یزید انصاریؓ۔

حدیث ۲۳۱۳: قولِ نبویؐ ہے کہ مومن زنا نہیں کرتا، نہ شراب پیتا ہے اور نہ ہی شرابی کیفیت میں لوگوں کو نظر آتا ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۱۴: حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ تم میں ابن مریم (عیسیٰؑ) منصف حاکم بن کر نہ اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔ سور کو مار ڈالیں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے۔ اور مال کی کثرت ہو جائے گی۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۱۵: حضورؐ نے فتح خیبر کے روز باہر کہیں کچھ پکتا دیکھا۔ آپؐ نے اس بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا کہ گدھے کا گوشت پکایا جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، یہ گوشت استعمال نہ کرو اور اس ہانڈی کو دھو لو۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث ۲۳۱۶: نبی مکرمؐ جب مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت کعبہ کے چاروں طرف ۳۶۰ بت تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپؐ ان بتوں کو گرانے لگے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمانے لگے، وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا، [یعنی اور فرما دیجیے، حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ بے شک باطل کو نیست و نابود ہونا ہی تھا، (الاسراء:۸۱)]۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۲۳۱۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے حجرے کے سائبان پر ایک پردہ لٹکایا تھا۔ لیکن اس پر تصویریں بنی تھیں جسے دیکھ کے آنحضرتؐ نے اسے پھاڑ ڈالا۔ پھر اس سے دو گدّے تیار کیے گیے، جس میں سے ایک پر آپؐ بھی بیٹھا کرتے تھے۔ راوی: قاسمؒ۔

حدیث ۲۳۱۸: فرمانِ رسولؐ ہے کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۳۱۹: نبی کریمؐ اپنی ایک اہلیہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ امہات المومنینؓ میں سے کسی نے ان حضرات کے لیے خادم کے ہاتھ کھانا بھیجا۔ اتفاقاً کھانا لیتے ہوئے اس کا برتن ٹوٹ گیا۔ حضورؐ نے پہلے اس برتن کو جوڑا اور پھر اسی میں رکھے رکھے کھانے کو کھایا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو خادم کے ہاتھ دوسرا صحیح پیالہ روانہ کیا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۳۲۰: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کا نام جریج تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس کو آواز دی۔ (نماز میں مصروفیت کے سبب)

اس نے اسے جواب دینا ضروری نہ سمجھا۔ اس کی ماں اس کے قریب پہنچی اور اس نے اس کو بد دعا دی۔

اسی طرح جریج ایک روز اپنی عبادت گاہ میں بیٹھا تھا کہ ایک عورت آئی اور اس کو بدکاری کی دعوت دینے لگی جسے اس نے قبول نہیں کیا۔ پھر وہ عورت ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا۔ جس کے نتیجے میں اس کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ لیکن اس عورت نے جریج پر یہ الزام تھونپ دیا کہ یہ بچہ اس کا ہے۔۔۔ لوگ جریج کے پاس پہنچے، اس کے عبادت خانے کو توڑ دیا۔ اور اس کو گالیاں دیں۔ اس پر جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور پھر اس (نومولود) بچے کے پاس آکر سوال کیا کہ اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا، چرواہا۔۔۔ یہ سن کر تمام لوگوں نے اس کے توڑے ہوئے عبادت خانے کو بنوانے کا وعدہ کیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔